۳ میں اور بصری فنون

''فنکار کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔
فنکار ہونا اپنے آپ میں ایک کامیابی ہے۔''

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا فنونِ لطیفہ کی اہمیت اپنے الفاظ میں بتانا۔
۲۔ بصری فنونِ لطیفہ کے کچھ شعبوں کے نام، اس میں شہرت یافتہ فنکاروں اور ان کے اسٹائل کی خصوصیت اپنے الفاظ میں سمجھانا۔
۳۔ کچھ مختلف طرزِ فن کی شناخت کرنا اور ان کے توسط سے نئی تخلیق کرنا۔
۴۔ فنونِ لطیفہ اور انسانی زندگی میں اس کے مقام سے متعلق اپنی رائے قائم کرنا۔

تھوڑی سی تفریح

طلبہ جس حرف سے چاہیں اس سے ابتدا کرنے دیں۔ ان کے تصورات کی حوصلہ افزائی کریں۔

اپنے نام کا پہلا حرف لکھیے۔ کیا آپ اس حرف سے کسی جانور، پرندے یا چیز کا خاکہ بنا سکتے ہیں؟ یا کیا اس حرف سے نقش و نگار بنا سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر ذیل کی تصویریں دیکھیے۔

گزشتہ برس ہم نے بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں مختصراً معلومات حاصل کی تھی۔ اس سال ہم بصری فنونِ لطیفہ کی اہمیت، اس کے مختلف شعبوں اور اس میں روزگار کے مواقع سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

فنونِ لطیفہ کی اہمیت

”آپ کے پاس دو روپے ہوں تو ایک سے اناج خریدیے اور دوسرے کو فنونِ لطیفہ پر خرچ کیجیے۔ اناج آپ کو زندہ رکھ سکتا ہے لیکن فنونِ لطیفہ زندہ رہنے کا ہنر سکھاتے ہیں۔“ اس زرّین قول سے فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں غیر معمولی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

- فنونِ لطیفہ ہماری زندگی کو کئی سطحوں پر خوش حال بناتے ہیں۔
- جو جذبات، خیالات الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے وہ کئی بار فنونِ لطیفہ کے ذریعے زیادہ آسانی سے اور مؤثر انداز میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کے توسط سے ہم خوب صورت چیزیں (مثلاً آرائشی اشیا، گلدان) خوب صورت فنی شاہکار (تصویر، مجسمہ)، خوب صورت تجربات (مثلاً فلم) تخلیق کر سکتے ہیں جس سے ہماری زندگی زیادہ خوشگوار بنتی ہے، خوش حال ہوتی ہے۔
- کوئی سماجی پیغام دینے کے لیے بصری فنونِ لطیفہ کا بہت ہی مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً صرف تقاریر کی بہ نسبت کوئی حساس فلم یا فوٹو لوگوں کو فوراً متوجہ کرتا ہے۔
- لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے بھی بصری فنونِ لطیفہ کا بہت مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بڑے لوگوں کی شخصیت پر، ان کے جرأت مندانہ کاموں پر فلمیں، مجسّے، تصویریں لوگوں کو زمانۂ قدیم سے ہی ترغیب دیتے آ رہے ہیں۔
- زمانۂ قدیم کے فنی شاہکاروں کا مطالعہ کریں تو ہمیں اُس زمانے کی سماجی زندگی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ہمارے پاس قدیم زمانے کی عمارتوں پر تصویر، مجسّمے، کھدائی میں دستیاب برتن، کھلونے، کتبے وغیرہ چیزیں اس زمانۂ قدیم کے گواہ ہیں۔
- فنونِ لطیفہ کے توسط سے لوگ یکجا ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے عزت بڑھتی ہے۔ جب ہم دیگر علاقوں/ممالک کے فنونِ لطیفہ کو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں تب اُن کی تہذیب سے وہاں کے لوگوں سے متعلق ہمارے دل میں عزت و احترام، محبت و یکجہتی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ہم دیگر ممالک کی تصویر، مجسّمے، موسیقی، غذائی اشیا کا تجربہ حاصل کرتے ہیں تب ہم ان سے ایک قسم کا رشتہ استوار کر لیتے ہیں۔
- فنونِ لطیفہ سے محظوظ ہونے کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے دلوں میں جانے انجانے میں زندگی میں خوب صورتی تلاش کرنے کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ فنونِ لطیفہ کی عزّت و احترام کرنے والے لوگوں کے زیادہ امن پسند، غیر متشدد اور زیادہ مل جل کر رہنے کا امکان ہوتا ہے۔
- کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ بہترین فنونِ لطیفہ کا مظہر قدرت ہے۔ قدرت میں موجود رنگ، اشکال، اجسام، نقش و نگار، آواز انسانوں کو ترغیب دیتے آ رہے ہیں اور انسانی فنکاری میں کئی دفعہ ان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ فنونِ لطیفہ سے وابستہ ہونا یعنی قدرت سے جڑ جانا ہے۔

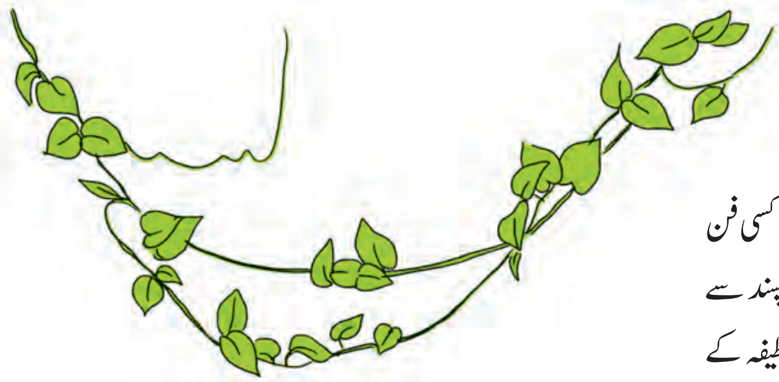

- جب ہم کسی فن پارے کی تخلیق کرتے ہیں یا کسی فن پارے سے محظوظ ہوتے ہیں تب اپنی پسند یا ناپسند سے نادانستہ طور پر واقفیت ہو جاتی ہے یعنی فنونِ لطیفہ کے ذریعے ہم خود کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں اتنی غیر معمولی اہمیت ہے کہ فنونِ لطیفہ کے بغیر گزاری جانے والی زندگی گویا جانوروں کی زندگی جیسی ہے۔ مکمل، خوشگوار انسانی زندگی گزارنے کے لیے کسی بھی فنونِ لطیفہ کی شاخ سے جڑنا مفید ہے۔

ذرا یاد کیجیے!

کیا آپ کو کبھی کسی فن پارے نے ترغیب دی ہے؟ گیت، مجسّمے، کہانی، نظم، فلم، رقص، ڈراما وغیرہ پر غور کیجیے۔ اگر کیا ہو تو اس کے بارے میں مختصراً اپنی بیاض میں لکھیے۔

کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ

گزشتہ برس ہم نے مروّج فنونِ لطیفہ کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کی ہے۔ اس سال ہم کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ کی اقسام سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

ادی واسی فن

ادی واسی سماجی گروہ بھارت کی طرح دیگر ملکوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ادی واسی تصویروں میں اکثر و بیشتر قدرت میں موجود اجزا کی تصویر کشی نظر آتی ہے۔ آسان، سہل اشکال کا استعمال کر کے بھی بہت ہی خوب صورت تصویر تخلیق کرنا ادی واسی فنونِ لطیفہ کی خصوصیت ہے۔ جس طرح مہاراشٹر میں وارلی فنونِ لطیفہ میں کچھ متعین اشکال کی مدد سے تصویر کشی کی جاتی ہے اسی طرح براعظم آسٹریلیا میں ادی واسی سماج کا تصویر کشی کا فن ہے۔

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر خاص طور سے نقطوں کا استعمال کر کے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ نقطے جسامت میں چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ نقطوں کا استعمال کر کے مختلف ہیئتیں بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ تیلیوں کی مدد سے ان نقطوں کو بنایا جاتا ہے۔

تلاش کیجیے۔

کیا آپ کے علاقے میں ایسا ہی کوئی ادی واسی یا عوامی فن مشہور ہے؟ اس کو تلاش کیجیے۔ اسے تخلیق کرنے والے فنکاروں سے گفتگو کیجیے۔ اس کی تکنیک کو سمجھیے۔ بیاض میں لکھیے۔

کولم رنگولی کا فن

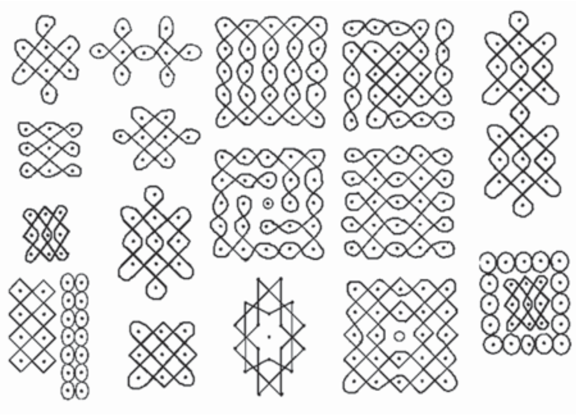

کولم رنگولی اپنے یہاں رائج رنگولی سے مختلف ہوتی ہے۔ اس رنگولی کا طریقہ یہ ہے کہ بہت سے متوازی نشانات (نقطوں) کی تشکیل کرکے اس کے اردگرد خمدار یا سیدھی لکیروں سے نقش و نگار کرتے ہوئے تمام نشانات کے گرد نقش و نگار بنا کر رُک جاتے ہیں۔ اس میں الگ الگ قسم کی رنگولی بنائی جاتی ہے۔ یہ رنگولی پہلے چاول کے آٹے میں پانی ڈال کر بنائی جاتی تھی۔

عمل کیجیے۔

دو دو طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ایک طالب علم دوسرے کو متعین نشانات کی ایک شکل تیار کرکے دے۔ دوسرا اس شکل کے گرد نقش و نگار بنائے تاکہ وہ خوب صورت دِکھائی دے اور تمام نشانات کا استعمال ہوجائے۔ پھر دوسرا نشانات کی تشکیل کرے اور پہلا نقش و نگار بنائے۔ یہ سرگرمی بیاض میں قلم سے بھی کی جاسکتی ہے۔

خط نگاری (ڈوڈَل)

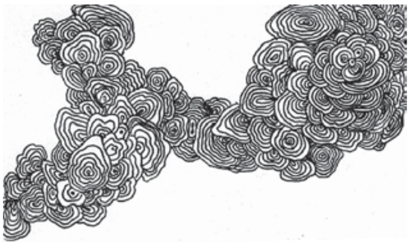

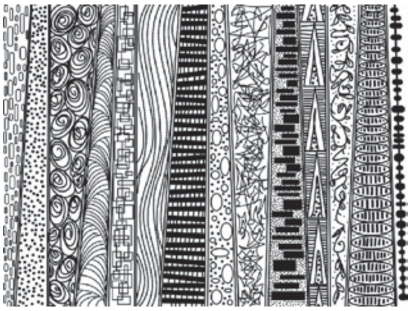

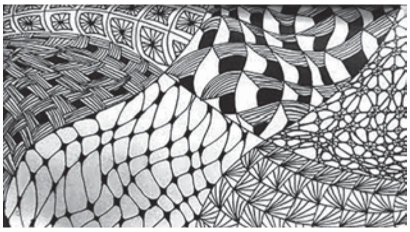

'Doodle' یعنی ہاتھ سے پین، پنسل، اسکیچ پین وغیرہ جیسے ذرائع کا استعمال کرکے کسی بھی کاغذ پر اچھی، غیر متعینہ، جو بھی شکل بن جائے اور اس کی مدد سے تیار ہوئی شکل کو خط نگاری کہتے ہیں۔ یہ بیاض کے کونے میں، پشتی ورق پر، کتاب کی تصویروں پر، اخبار کے مواد پر یا صاف کورے کاغذ پر بھی ہوسکتی ہے۔ آپ نے کبھی نہ کبھی ایسی خط نگاری ضرور کی ہوگی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کرتے ہوئے دل کا غبار صاف ہوجاتا ہے۔ اسے کرکے تو دیکھیے۔

ہر ایک کا doodle کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ کوئی خود اپنی خاص طرز کی تصویر بناتا ہے تو کوئی کسی کی بھی نقل کرتا ہے۔

تنصیبی ساخت (Installations)

فنونِ لطیفہ کی ایک قسم تنصیبی ساخت میں دستیاب سہ ابعادی جگہ کا استعمال کرکے جو چاہیں اس چیز کا استعمال کرکے تخلیق کی جاتی ہے۔ کچھ فنکار مستقل نوعیت کی تنصیبی ساخت بناتے ہیں تو کچھ غیر مستقل ذرائع سے تنصیبی ساخت بناتے ہیں۔ برطانوی تنصیبی فنکار

اینڈی گولڈس وَردی نے اس فن میں بہت نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی بہت سی تنصیبی ساختیں قدرت کے دامن میں جاکر، وہاں دستیاب سامان کا استعمال کر کے بنائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کبھی کبھار ساخت تنصیب کرتے وقت ہی وہ ڈھے جاتی ہے لیکن فن کے اعمال پر بہت زیادہ اعتماد کرنے والے اس تنصیبی فنکار کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ''ڈھے جانا یعنی توازن اختیار کرنا ہے۔'' (Collapsing is balance)

بصری فنونِ لطیفہ میں کچھ منتخب رجحانات

فنونِ لطیفہ کی ترغیب انسان کو قدرت اور اس کی روزمرہ زندگی سے ملتی ہے اسی لیے اس کے اردگرد کا سیاسی، سماجی ماحول، واقعات کی بازگشت اس کے فن پر اثر انداز دکھائی دیتی ہے۔ اسی سے ہر فن میں مختلف خیالات سامنے آتے ہیں، تجربہ کر کے دیکھے جاتے ہیں۔ مختلف طرز، اظہار کے طریقوں، فنونِ لطیفہ سے متعلق نئے فلسفے کی تخلیق ہوتی جاتی ہے۔ اسے ہی فنونِ لطیفہ کے رجحانات کہتے ہیں۔ بصری فنونِ لطیفہ میں ایسے کچھ منتخب رجحانات سے متعلق ہم معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی رجحانوں کی معلومات انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

طلبہ کو پہلے ہر ایک طرز کی تصاویر بغور دیکھ کر ان کے بارے میں مشاہدہ درج کرنے کہیں۔
اس کے بعد ان کو ہر رجحان کے بارے میں معلومات دیں۔

تاثّریت (Impressionism)

مونے (Monet) - سم ۶۴٫۷ × ۵۵٫۳
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

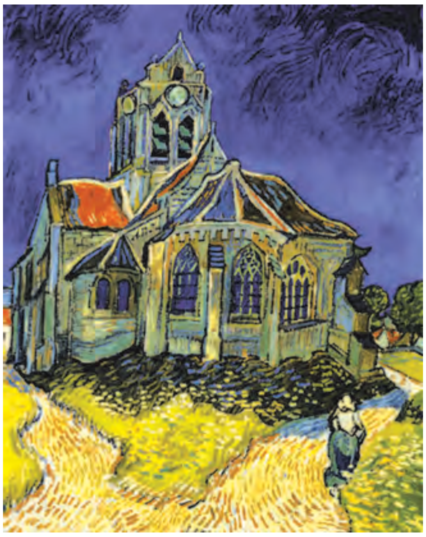

وین گا (Van Gogh) - سم ۹۴ × ۷۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

اس طرز کی ابتدا فرانس میں اُنیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں ہوئی۔ اس سے قبل تصاویر میں تاریخی، مذہبی موضوعات، قدرتی یا شخصی تصویر اسکیچ کی جاتی تھی۔ مگر اس میں اردگرد کے حالات یا سماجی زندگی کی عکاسی نہیں ہوتی تھی۔ نیز تصویریں مکمل طور پر چار دیواری میں بیٹھ کر بنائی جاتی تھیں۔ البتہ اُنیسویں صدی کے درمیان تاثریت (اِمپریشنزم) طرز وجود میں آنے کے بعد اردگرد کے واقعات سے مشاہدہ کی ہوئی باتیں، واقعات کی حقیقت پر مبنی تصویریں فنکاروں کے ذریعے اسکیچ کی جانے لگیں۔ اس طرح سے چار دیواری کے باہر جا کر، قدرتی ماحول میں بیٹھ کر اسکیچ کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا۔ اس وجہ سے پڑنے والی روشنی کی واقعی تصویرکشی کرنا ممکن ہوا۔ اس طرز کا خیال کرتے وقت چھوٹے چھوٹے نقاط اور خطوط کا استعمال کرکے اصل رنگ ایک کے بعد ایک پیش کیے جانے لگے۔ جب ناظر ایک خاص فاصلے سے اس تصویر کو دیکھتا ہے تو وہ رنگ ایک دوسرے میں مخلوط محسوس ہوتے ہیں۔ اس طرز کا ایک اہم پہلو یعنی تصویر میں تواتر کی سطح پر تیز رفتاری سے ملنے والی روشنی اور ماحول میں ہونے والی تبدیل شدہ حالت کی تصویرکشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم عصر زندگی کی وضاحت کرنے والی اور روشنی کے بے شمار سایے (Shades) دِکھانے والی تصویر ہوتی ہے۔ اس طرز میں تصویر بنانے والے (مصور) کچھ خاص فنکار مونے (Monet) اور وین گا (Van Gogh) تھے۔

کیوبزم (مکعبی طرز)

پاؤل سیزان (Paul Cezanne)
سم ۶۵ × ۸۱
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

پابلو پکاسو
(Pablo Picasso)
سم ۴۱ × ۴۳ × ۱۲۶
رنگین پترے سے بنایا گیا مجسمہ

پابلو پکاسو (Pablo Picasso)
سم ۴۹ × ۶۰
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

عام طور پر ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۴ء کے درمیانی عرصے کو کیوبزم کے عروج کا زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرز کا اہم مرکز پیرس تھا۔ کیوبزم اکیسویں صدی میں سب سے مؤثر تصویرکشی کے طرز میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اس طرز میں جس چیز کی تصویر بنائی جاتی ہے اس کا تجزیہ کرکے اس کی طبعی جسامت کے (جومیٹریکل) ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان ٹکڑوں کو دوبارہ جوڑ کر ایک مکمل شکل تخلیق کی جاتی ہے۔ کسی چیز، شخص کی تصویر، ایک ہی زاویے سے

نہ دیکھتے ہوئے مختلف زاویوں سے دیکھ کر بنانے پر اس طرز میں زور دیا جاتا ہے۔قدرت میں ظاہری سہ ابعادی جسامت کی تصویر میں مسطح مستوی پر کس طرح منعکس کرنا ہے اس کے لیے روشنی اور اندھیرے کے شیڈس کا استعمال شکل کو واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس طرز کے مشہور فنکار پابلو پکاسو (Pablo Picasso) اور پاؤل سیزان (Paul Cezanne) تھے۔

معروضیت (Surrealism)

جان میرو
(Joan Miro)
۱۰ ارمیٹر سے زیادہ بلند مجسمہ

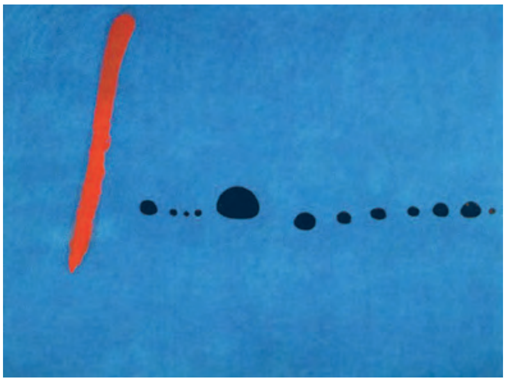

جان میرو (Joan Miro)
سم ۲۷۰ × ۳۵۵
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

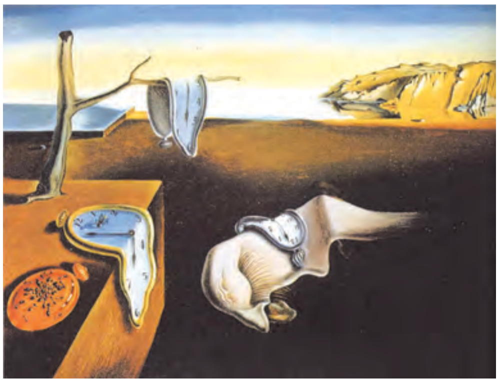

سیلویڈار دالی (Salvador Dali)
سم ۳۳ × ۲۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

اس رجحان کا آغاز ۱۹۲۰ء کے ابتدائی نصف حصے میں ہوا۔ روزمرہ زندگی میں ہم جو چیزیں، افراد، واقعات دیکھتے ہیں ان کا ہمارے دل پر نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ اثر پڑتا ہے۔ ہمارے دل میں اس چیز، فرد، واقعے کا الگ ہی عکس، تصور پیدا ہوتا ہے جو حقیقت سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ یہی اس طرز کا اصل فلسفہ ہے۔اس طرز کے فنکاروں کی رائے میں اپنے ضمیر کی عکاسی کاغذ پر پیش کرنے کے لیے ذہن کو آزاد رکھنا چاہیے۔اس قسم کی تصاویر میں کئی دفعہ حقیقی اور واقعاتی جذبات کا اظہار کرنے کے لیے علامات کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرز کے اہم مصور سیلویڈار دالی اور جان میرو ہیں۔

تجریدی اظہاریت (Abstract Expessionism)

رتھکو (Rothko) - سم ۲۳۹ × ۲۱۲
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

ولیم ڈی کوننگ (William De Kooning)
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

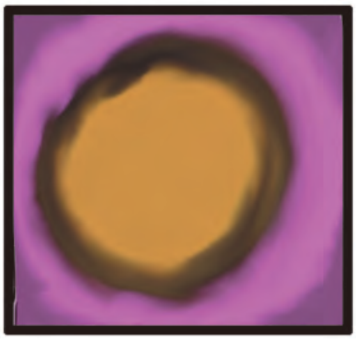

اس فنونِ لطیفہ کے رجحان کا جنم ۱۹۴۰ء کی دہائی میں امریکہ کے نیویارک شہر میں ہوا۔ یہ طرز بھی درج بالا معروضی طرز کے قریب قریب ہے۔ اس فن نے ایک معنی میں معروضی طرز سے ترغیب پایا ہے۔ اس طرز میں رنگوں کا کھلے ہاتھوں استعمال ہمیں نظر آتا ہے۔ اس طرز میں دو طرح کے مصور شامل ہیں؛ ایک اپنا پسندیدہ عکس کینواس پر مختلف رنگوں کے واضح بے ساختہ استعمال سے بنانے والے۔ ان میں خاص طور پر ولیم ڈی کوننگ (William De Kooning) کا نام لیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے مارک روتھکو (Rothko) جیسے زیادہ آسان اسکیچ کرنے والے۔ اپنے کینواس پر ایک قسم کے رنگ سے بڑا حصہ رنگنے والی اس دوسری قسم کے مصوّر زیادہ مذہبی اور روحانیت کا رجحان رکھنے والے تھے۔ وہ اپنی تصویروں کے ذریعے دیکھنے والوں کو غور وفکر اور تدبر کا تجربہ حاصل کرنے کی توقع رکھتے تھے۔

تھوڑی سی تفریح

اس سے قبل آپ نے جو طرز سیکھے ہیں ان تمام میں فرق اور یکسانیت معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔ کسی ایک طرز کو منتخب کرکے اس جیسی تصویر بنانے کی کوشش کیجیے۔

مختلف طرز کی مزید تصاویر طلبہ کو انٹرنیٹ پر دِکھائیں۔ ان کو مختلف طرز میں فرق اور یکسانیت معلوم کرنے کی ترغیب دیں۔ طرز کے مطابق ان کے گروہ بنا کر اسی طرز میں تصویر بنانے کے لیے ان کی رہنمائی کریں۔

طلبہ کو پہلے ہر مصوّر کی تصاویر کا مشاہدہ کرنے دیں۔ کیا ان مصوّروں کی کوئی خاص طرز ان کی سمجھ میں آتی ہے؟ اس سے متعلق ان سے تبادلۂ خیال کریں۔ بعد میں دی ہوئی معلومات انھیں پڑھنے کے لیے کہیں۔

چند بھارتی مصوّر

فنونِ لطیفہ میں مختلف رجحانات اور اس کی مناسبت سے کچھ عالمی مصوروں کا ہم نے تعارف حاصل کیا ہے۔ اسی طرح ہم کچھ مشہور بھارتی مصوّروں سے متعارف ہوں گے۔

جیمنی رائے (۱۸۸۷ - ۱۹۷۲ء)

جیمنی رائے مغربی طرز چھوڑ کر بھارتی رواج، عوامی زندگی اور ادی واسی طرزِ زندگی سے ترغیب پا کر اپنا طرز تخلیق کرنے والے اوّلین مصوروں میں سے ایک تھے۔ ان کی تعلیم مغربی مصوری طرز میں ہوئی تھی۔ البتہ 'کالی گھاٹ' نامی بھارتی طرزِ مصوری سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ بڑی بادامی آنکھیں، گول چہرے، خمدار جسم اس طرز کی خصوصیات ہیں۔ ابتدا میں کالی گھاٹ طرز میں تصویر بنانے والے رائے نے بعد میں خود اپنی خاص طرز کو فروغ دیا۔ یورپی رنگوں کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ وہ مٹی، بیج، پتھر، پھول، نیل وغیرہ سے بنائے گئے قدرتی رنگوں کی طرف مائل ہوگئے۔ ان کی تصاویر میں خصوصی طور پر ایک خاص قسم کا سرخ، زرد، سبز، سرمئی، نیلا اور سفید رنگ کا استعمال نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں دیہی عوامی زندگی کی سادگی دِکھائی دیتی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ فنون کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہو، انھیں فنون سے اپنائیت محسوس ہو اور بھارتی فنون کی اپنی شناخت قائم ہو۔ انھیں ۱۹۵۵ء میں 'پدم بھوشن' اعزاز دیا گیا تھا۔

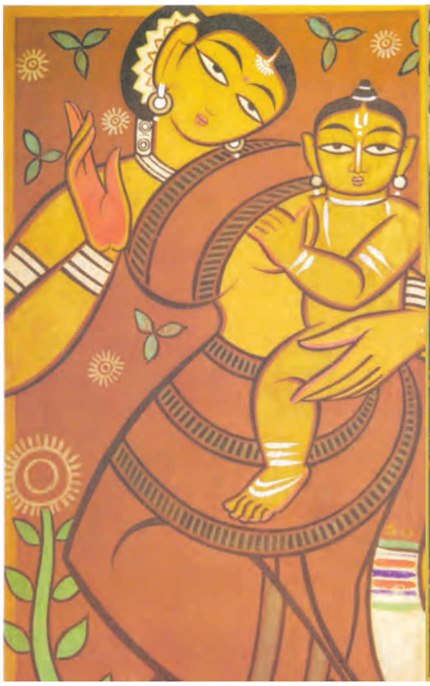

رام کِنکر بیج (۱۹۰۶-۱۹۸۰ء)

مِل کال (مل شروع ہونے کا اشارہ)

سنتھال خاندان

دانڈی مارچ

بیج بنگال کے ایک مشہور سنگ تراش تھے۔ ان کا فن بنگال کے دلت اور ادی واسی سماج کی طرزِ زندگی سے ترغیب یافتہ دِکھائی دیتا ہے۔ انھیں بچپن سے ہی ارد گرد کے مقامی مصوروں، مجسمہ سازوں کے کاموں کا مشاہدہ کر کے خود چھوٹے چھوٹے فن پارے تخلیق کرنے کا شوق تھا۔ آگے چل کر ان کے تخلیق کردہ مجسّمے، ان کے موضوعات اور طرز کی وجہ سے بہت ہی الگ اور خصوصیت سے بھرپور ثابت ہوئے۔ اس زمانے میں تخلیق کیے جانے والے مجسّمے خاص طور پر دیوی دیوتاؤں کے اور سیاسی لیڈروں کے ہوتے تھے لیکن ۱۹۳۸ء میں انھوں نے سنتھال (ایک ادی واسی جماعت) کسان خاندان کے مجسّمے تخلیق کر کے اس رواج کو ترک کرنے کی ابتدا کی۔ انھوں نے محنت کش لوگوں کی زندگی میں موجود خوب صورتی اپنے مجسّموں سے ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۵۶ء میں شانتی نکیتن میں بنایا گیا مِل کال (Mill call) مجسمہ بہت ہی اہم مانا جاتا ہے۔ مِل شروع ہونے کا اشارہ (سائرن) سن کر تیزی اور جلد بازی سے چلنے والی خواتین اور ان کے پیچھے دوڑ کر آنے والے بچے اس مجسّمے میں دِکھائی دیتے ہیں۔ خواتین کے چلنے کی

رفتار اور بچوں کے دوڑنے کو بہت ہی خوب صورت طریقے سے مجسّمے میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس تیز رفتاری میں اُڑنے والی دھول کی موجودگی بھی مجسّمے میں ہمیں محسوس ہوتی ہے۔

ان کا طرزِ جامبھا پتھر اور سیمنٹ استعمال کرکے مجسّمے کی تخلیق کرنا تھا۔

نارائن شری دھر بیندرے (۱۹۹۲ - ۱۹۱۰ء)

کانٹا

بناؤ سنگھار (پارلر)

قدرتی منظر

نارائن شری دھر بیندرے کی پیدائش اندور میں ہوئی۔ ایک نیچرل مصوّر کے طور پر انھوں نے خوب نام کمایا۔ ان کی تصاویر میں رنگوں کا استعمال سب سے اہم خصوصیت مانی جاتی ہے۔ بیندرے کو پورے بھارت میں اور مختلف ملکوں میں گھومنے کا شوق ہونے کی وجہ سے ان کے فن میں بھارتی اور مغربی طرز کا انوکھا سنگم نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں اس سے قبل ہم نے دیکھی ہوئی تاثریت، کیوبزم طرز کا استعمال ہمیں دِکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے مختلف ذرائع اور طرز کا استعمال کرکے مصوری میں کئی تجربات کیے۔ کسی ایک طرح کے طرز یا موضوع سے چپک کر رہنا انھیں منظور نہ تھا۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات سے لے کر تجریدی موضوعات تک انھوں نے مختلف تصاویر بنائیں۔ ان کی تصاویر میں اکثر ایک پرسکون ماحول کا تاثر نظر آتا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں انھیں 'پدم بھوشن' کے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔

دینا ناتھ دامودر دلال (۱۹۷۱-۱۹۹٦)

عوام سے لے کر خواص تک کے ہر دلعزیز اور کتابوں کے سرورق، تصویری کہانیاں، کارٹون، تقویم اور دیوالی کے شماروں میں تصویری سلسلوں کے ذریعے ہمارے بصری علم میں اضافہ کرنے والے مصور دینا ناتھ دلال سے ہم سب اچھی طرح واقف ہیں۔ سامنے دی ہوئی دینا ناتھ دیال کی بنائی ہوئی تصویر کو ہم اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

بی۔ پربھا (۱۹۳۳ - ۲۰۰۱ء)

بی۔ پربھا نے سر جے جے اسکول آف آرٹ، ممبئی سے فنونِ لطیفہ کی تعلیم مکمل کی۔ بی۔ پربھا نے اپنا کام جب شروع کیا تب بھارت میں خواتین خاطر خواہ تعداد میں مصور نہیں تھیں۔ ان پر امریتا شیر گِل کا خوب اثر تھا۔ پربھا کی اکثر تصاویر میں غمگین دیہاتی عورتوں کی لمبی لمبی شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ عموماً ایک تصویر میں ایک ہی واضح رنگ استعمال کرنے کا ان کا اپنا خاص طرز تھا۔ انھوں نے خاص طور پر آئیل پینٹنگز خوب بنائیں۔ عورتوں کی سماجی حالت، ان کے ذریعے کی جانے والی مشقت، برداشت کی جانے والی تکالیف، ان کی ہمت؛ ان تمام کو ظاہر کرنے والا تاثر ان کے فن میں ہمیں نظر آتا ہے۔ وہ عورتوں کے دبے ہوئے جذبات کی تصویر کشی کرتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ انھوں نے کہا تھا ''میں نے آج تک ایک بھی خوش حال عورت نہیں دیکھی۔'' پربھا کی تصاویر پورے بھارت میں اور بھارت کے باہر بھی مختلف نمائشوں میں رکھی گئیں۔

تصوّر کی بلند پرواز

تصویر کشی سے متعلق ذیل میں دیے ہوئے تین اُصول ذہن نشین رکھیے :

۱۔ آپ عملی کام کرتے وقت کام سے لطف اُٹھائیں۔ تصویر خوب صورت بنانا اس کا مقصد نہیں ہے۔ اس کو تصویر بنانے کا عمل (پروسیس آرٹ) کہتے ہیں۔ یہ تصویر آپ اپنی لطف اندوزی کے لیے بنا رہے ہیں اس لیے اگر آپ یہ تصویر کسی کو نہ دِکھائیں تب بھی کوئی ہرج نہیں۔

۲۔ بہت زیادہ غور و خوض کرتے ہوئے نہ بیٹھیں۔ آسانی سے جو ہو سکے ہونے دیں۔ (اس میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی)

۳۔ چاہے جو ہو جائے، کرکے دیکھنے سے نہ رُکیں۔

عمل کیجیے۔

۱۔ چیزوں کی پرت سازی

سب سے نیچے فرش، اس پر رکھی ہوئی چادر، اس پر کتاب، اس پر چائے کا کپ، اس پر پھر ایک کتاب، اس پر کپڑوں کی تہہ، اس پر اخبار، اس پر بالٹی، اس پر تھالی، اس پر بلّی وغیرہ ...اس طرح یہ حقیقت پسندانہ پرت سازی کرنی ہے (مثلاً کپڑا ہوگا تو وہ نیچے گر جائے گا، کاغذ سیدھا رہے گا وغیرہ) یا اسے سیدھا سیدھا بنانا ہے آپ طے کیجیے۔ آپ کو کاغذ چسپاں کرکے کولاج بنانا ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حقیقت میں جو چیزیں ایک دوسرے پر ٹک نہیں سکتیں تصویر میں یہ ممکن ہوتا ہے۔

۲۔ پیر سے تصویر بنانا

اپنی پنسل یا پین پیر کی اُنگلیوں سے پکڑ کر تصویر بنائیے۔ دونوں پیروں کی ایڑیوں سے پنسل پکڑ کر بھی بنا کر دیکھیے۔ اسی طرح پنسل منہ میں پکڑ کر تصویر بنا کر دیکھیے۔

۳۔ کچرے سے تصویر بنانا

کوئی بھی استعمال میں نہ آنے والی چیزوں سے ایک چہرہ بنائیے۔ جب بھی آپ کو وقت ملے اور آپ مطالعے سے تھوڑا آرام چاہیں تب آپ بھی یہ سرگرمی کرسکتے ہیں۔

۴۔ دھول سے تصویر بنانا

کاغذ گیلا کیجیے اور اسے دھول پر، مکڑی کے جال پر یا مٹی پر رکھیے۔ تھوڑا سا دباؤ ڈالیے اور دیکھیے کہ کون سی تصویر بنتی ہے۔ کیا آپ کے پاس کی پنسل، پین یا رنگ کے ذریعے اس میں مزید اضافہ کر کے کچھ مختلف تصویر بنائی جاسکتی ہے؟

۵۔ صرف سیاہ رنگ سے تصویر بنانا

سیاہ رنگ کے بارے میں لوگوں کے دل میں کئی دفعہ کچھ مفروضات ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ کئی لوگوں کو ناپسند ہوتا ہے۔ تاہم اس کے مناسب استعمال کی وجہ سے سیاہ رنگ دیگر رنگوں کے مساوی بلکہ تھوڑا زیادہ ہی خوب صورت ہوسکتا ہے۔ آپ کے قوتِ تخیل کو ذرا فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ کیا صرف سیاہ رنگ اور اس کے شیڈ کا استعمال کر کے تصویر بنا سکتے ہیں؟

۶۔ علمِ ہندسہ کے نقش - مستوی عملی علمِ ہندسہ

ریاضی کی درسی کتاب کی مدد سے ہندسی شکلیں کس طرح بنائی جاسکتی ہیں نیز ہمارے اطراف کون سی ہندسی شکلیں نظر آتی ہیں اس سے متعلق بات چیت کیجیے۔

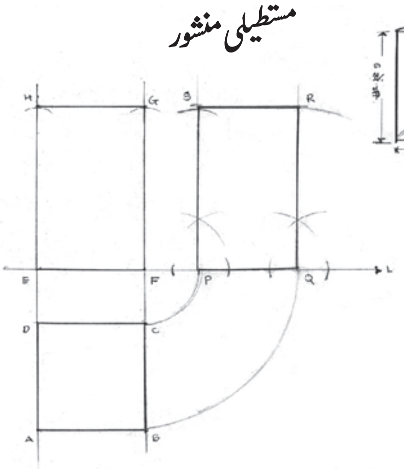

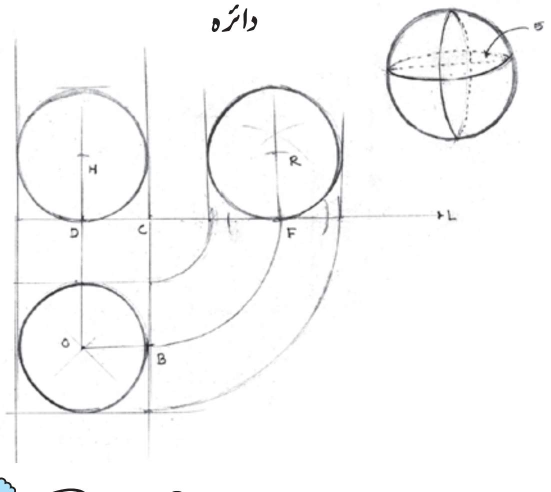

۶۔ کلرنگ تھیراپی (Colouring therapy)

تھیراپی کا مطلب طریقۂ علاج ہے۔فنونِ لطیفہ بھی ایک طرح سے طریقۂ علاج ہوسکتے ہیں۔کلرنگ تھیراپی میں آنکھوں کو جاذب نظر آنے والی کچھ اشکال اور نقاشی بھی شامل ہیں۔ ان کی نوعیت پیچیدہ ہوتی ہے۔ اس قسم کے نازک نقش ونگار میں رنگ بھرنا ہوتا ہے۔ اگر ذہن اس میں منہمک ہوجائے تو تناؤ اور درد کو آپ بھول جاتے ہیں۔ درج ذیل تصویر دیکھیے۔ ان میں اپنے پسندیدہ رنگ بھریے۔

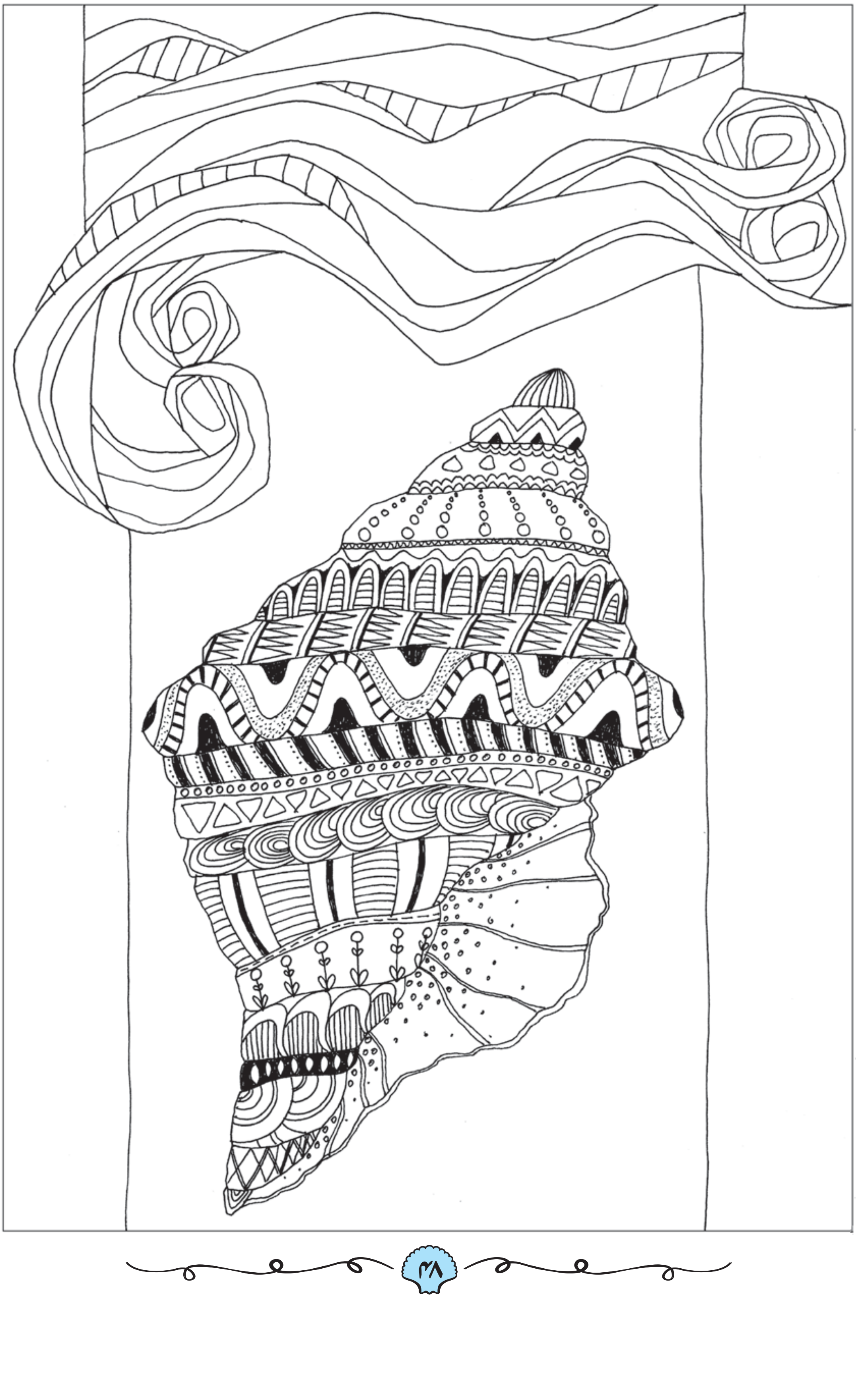

علاقائی سیر

ہمارے اطراف میں موجود تاریخی عمارتوں میں ہمیں اس دور کے لوگوں کے طرزِ حیات، تہذیب اور فنی رجحان دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس سے بھی ہمیں فن کا ادراک ہوتا ہے۔ مہاراشٹر کے اورنگ آباد سے شمال میں تقریباً ۶۰ رمیل کی دوری پر اجنتا پہاڑی سلسلے میں بدھ مذہب کے غار تراشے گئے ہیں۔ کارلا میں بدھ غار اپنے طرزِ تعمیر کے لیے مشہور ہیں۔ اپنے اطراف کی ایسی ہی کسی تاریخی عمارت کی سیر کر کے اپنے مشاہدات درج کیجیے۔

آپ کو کیا پسند ہے؟

فنِ لطیف نہایت نجی طرزِ اظہار ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک شخص کو پسند آنے والی چیز دوسرے شخص کو بھی پسند آئے۔ لہٰذا فنون کی جماعت بندی 'اچھے' اور 'برے' کے طور پر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ہمیں کوئی فن پارہ پسند نہ آئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ خوبصورت نہیں ہے۔ یہی کہنا مناسب ہوگا کہ ہمیں وہ پسند نہیں آئی۔ جب ہم کسی فن پارے کا مشاہدہ کریں تو اس پر اچھے یا برے کی مہر لگانے سے پرہیز کریں۔ اگر ہمیں اس پر کوئی رائے دینی ہو، وہ ہمیں پسند آئی یا نہیں اور کیوں، بس اتنا ہی کہا جائے۔
یہ اظہار بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ ہمیں کوئی فن پارہ کیوں پسند آیا یا کیوں پسند نہیں آیا۔ کسی فن پارے میں ہمیں کیا چیز پسند آئی اور کون سی چیز پسند نہیں آئی، اسے مناسب لفظوں میں پیش کر پانے کی وجہ سے فنون سے متعلق ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ہم فن پارے میں موجود جمالیاتی مراکز کو دیکھنا سیکھتے ہیں۔

عمل کیجیے۔

اخبارات، رسائل اور کتابوں میں آپ کو جو تصاویر پسند آئیں، انھیں دیکھیے۔ ان میں آپ کو کون سی چیز پسند آئی، ممکنہ طور پر واضح الفاظ میں اسے اپنی بیاض میں لکھنے کی کوشش کیجیے۔ اس طرح کم از کم پانچ تصویروں کا تجزیہ کیجیے۔ آپ درج ذیل نکات پر غور کر سکتے ہیں۔ مزید نکات کا اضافہ کیجیے۔

۱۔ موضوع
۲۔ رنگوں کا امتزاج
۳۔ پیشکش
۴۔ طرز
۵۔ تصور
۶۔ شیڈس کا استعمال وغیرہ

بصری فنونِ لطیفہ میں روزگار کے مواقع

بصری فنونِ لطیفہ میں کریئر کے لیے دسویں اور بارہویں ان دو مرحلوں میں سفر شروع ہوجاتا ہے۔

دسویں کے بعد فاؤنڈیشن یا جی۔ڈی آرٹ ان دو کورسیس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ فاؤنڈیشن کرنے کے بعد آرٹ ٹیچرس ڈپلوما (A.T.D.) کرنا پسند کرتے ہیں جبکہ جی۔ڈی آرٹ چار سالہ کورس ہے۔اس کے بعد اَپلائیڈ آرٹ یا فائن آرٹ میں درج ذیل تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ بارہویں کے بعد فنونِ لطیفہ کی تعلیم میں ڈپلوما کرسکتے ہیں۔

عالم کاری کے اس زمانے میں فنونِ لطیفہ، سنگ تراشی کے ساتھ ساتھ فیشن، آرکی ٹیکچر (انجینئرنگ)، جویلری ڈیزائن، اینی میشن، اِنٹیریئر ڈیکوریشن، فوٹوگرافی وغیرہ شاخوں میں بھی کریئر بنانے کے کئی مواقع دستیاب ہیں۔

اس تعلق سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہے : www.mahacareermitra.in

بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں کچھ نظریات

انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت پر جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔فنونِ لطیفہ سے متعلق کئی لوگوں کی مختلف رائے اور خیالات ہیں۔

فنونِ لطیفہ کے بارے میں درج ذیل اقوال سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

- ’’فنونِ لطیفہ کا مقصد روزمرہ زندگی سے ہمارے دل پر پڑی ہوئی دھول کو جھٹک دینا ہے۔‘‘
- ’’تصویر الفاظ کے بغیر نظم ہے۔‘‘
- ’’زندگی ایک کینواس ہے اور آپ مصوّر۔‘‘
- ’’فنونِ لطیفہ میں ہم خود کو تلاش کرتے ہیں، پاتے ہیں اور ساتھ ہی خود کو فراموش بھی کردیتے ہیں۔‘‘
- ’’ہر بچے میں ایک فنکار ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ فنکار بڑی عمر میں کس طرح زندگی گزارے گا۔‘‘

F61JIR

قدر پیمائی (اوزان ۲۰٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
فن پارے کی تخلیق	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو تدبر سے پورا کیا اور فعال حصہ لیا۔	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو عملی کام سمجھ کر پورا کیا۔	چند ہی عملی کاموں میں حصہ لیا اور وہ بھی ادھورا کیا۔	
تصاویر کے بارے میں لکھنا	منتخب کردہ پانچ تصاویر کے بارے میں دیے ہوئے چھے نکات کی مدد سے تجزیہ کرکے واضح الفاظ میں لکھا۔	منتخب کردہ پانچ تصاویر کا غیر واضح/مبہم تجزیہ کیا۔اس میں دیے ہوئے چھے نکات کو تھوڑے بہت تناسب کے ساتھ شامل کیا۔	تصاویر کا انتخاب اور تجزیہ ادھورا کیا۔	

پانچوں سنجیدہ گفتگو میں منہمک نظر آتے ہیں۔
اسکول آتے وقت کچھ لڑکے ہر پریت کو روزانہ چڑاتے ہیں۔
اور ماریہ کو اس کے گھر کے قریب رہنے والا لڑکا تنگ کرتا ہے۔
لیکن وہ اپنے گھر والوں یا اساتذہ کو کیوں نہیں بتاتے؟
ممکن ہے کہ وہ تذبذب کا شکار ہوں۔
لیکن کچھ تو کرنا ہوگا! یہ ختم ہونا چاہیے!
میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے... ایک فون کرنا چاہیے۔
کیسے؟
یہاں آؤ، بتاتا ہوں۔